اس مناظرے میں شیخ موسیٰ فونڈی کے ساتھیوں کے مقابلے میں دو پادری اور راہبہ نے حصہ لیا۔ مسلم مبلغین کے انداز بیان اور طرز تخاطب سے سامعین بخوبی سمجھ رہے تھے کہ فاتح کون اور مفتوح کون ہے۔ حق کس کے ساتھ ہے اور برسرِ باطل کون ہے؟ مقابلے میں شیخ اور ان کے ساتھیوں کا انداز دلچسپ اور جارحانہ تھا جب کہ عیسائی حضرات کو معذرت خواہانہ اور مدافعانہ پوزیشن لینی پڑی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق شرکا کی تعداد تقریباً" ستر ہزار سے بھی زائد تھی۔ تیسرے دن ۱۵ فروری کی شام کو جب مناظرہ اختتام کو پہنچا تو تین سو لوگوں نے اجتماعی طور پر اسلام قبول کیا اور پوری فضا اللہ اکبر کی صدا سے گونج اٹھی۔

اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے اچانک اس نرم پالیسی کے اختیار کرنے کی وجہ نریرے کے تعلق سے عیسائی حیران و پریشان ہیں کہ اس سخت گیر پالیسی میں یکایک یہ غیر معمولی تبدیلی کیسے آگئی کہ اس قسم کے پروگراموں کی اجازت مل گئی اور خود مسلمان بھی حیران تھے۔ دراصل نریرے کو جب معلوم ہوا کہ خود اس کے بچے اسلام قبول کرنے والے ہیں تو وہ بھی اسلام میں دلچسپی لینے لگا۔ اسی وقت اس نے عہدہ صدارت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ بھی کر لیا تھا اور عہدہ صدارت کے لیے تنزانیہ کے سب سے معروف مسلم رہنما شیخ علی حسن مونئے کو نامزد بھی کیا۔ صدارت کے لیے علی حسن مونئے کی نامزدگی سے ہی لوگوں کو معلوم ہوا کہ نریرے کی پالیسی میں تبدیلی آرہی ہے اور مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں اس نے اپنی روش تبدیل کر دی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ کی گئی ناانصافیوں اور مظالم کی تلافی کے لیے اس نے شیخ علی حسن مونئے جیسے عالم فاضل شخص کو صدر نامزد کیا ہے۔

(بہ شکریہ ماہنامہ دارالسلام مالیر کوٹلہ بھارت)

بقیہ: اقوام متحدہ

البتہ سردست یہ بات پیش نظر رہے کہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھنے والی کانفرنس میں پچاس ملکوں میں سے صرف چار مسلمان ملک شریک تھے یعنی سعودی عرب، شام، مصر اور لبنان۔ باقی سب غیر مسلم ممالک تھے۔ ترکی اور ایران بھی اگرچہ اس تاسیسی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے مگر ترکی واضح طور پر سیکولر ملک تھا اور ایران بھی ملت اسلامیہ کے اجتماعی دھارے سے کٹا ہوا ہونے کی وجہ سے ملت اسلامیہ کی نمائندگی نہیں کر رہا تھا۔

اس پس منظر میں اقوام متحدہ نے گزشتہ نصف صدی میں مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں کیا طرز عمل اختیار کیا؟ اس کی کچھ تفصیل آئندہ ایک الگ مضمون کی شکل میں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بقیہ: تفسیر معالم العرفان

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں بتایا گیا ہے۔

تفسیر "معالم العرفان فی دروس القرآن" طالب علموں، خطیبوں، علمائے کرام اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید اور معلومات افزا ہے اور اپنی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیوں یعنی عمدہ کتابت، اعلیٰ کاغذ، بہترین طباعت اور دیدہ زیب جلد بندی سے بھی مزین ہے۔ کل صفحات تقریباً" تیرہ ہزار جبکہ قیمت ۳۱۵۵ روپے ہے۔ ناشر مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ

(مطبوعہ روزنامہ پاکستان لاہور ۲۸ اپریل ۲۰۰۰ء)

بقیہ: مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

جو حج بدل تھا اور تیسرا حج ۱۲۹۹ھ میں کیا۔ یہ بھی حج بدل تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو صالح اولاد سے بھی نوازا اور بے شمار دینی خدمات آپ سے لیں اور لاتعداد تلامذہ، خلفاء اور اولاد کے صدقہ جاریہ کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ، اوثق العریٰ، ہدایۃ الشیعہ، سبیل الرشاد، امداد السلوک، القطوف الدانیہ، زبدۃ المناسک، لطائف رشیدیہ، رسالہ تراویح، رسالہ وقف، فتویٰ ظہر احتیاطی، فتویٰ میلاد، ہدایت المعتدی، رسالہ خطوط وغیرہ علمی ذخیرہ چھوڑ کر ۱۳۲۳ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

بقیہ: تعارف و تبصرہ

دنیا سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور صرف پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے یہ شور مچایا جا رہا ہے۔ ۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ دفتر ماہنامہ "المذاہب" ملک پارک شاہدرہ لاہور سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

میں ایک احمدی تھا

ایک معروف قادیانی دانشور پروفیسر منور احمد ملک نے کچھ عرصہ قبل قادیانیت کو خیرباد کہتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے اور ایک مضمون میں اپنے قبول اسلام کے اسباب و وجوہ اور قادیانی جماعت کے ناگفتہ بہ اندرونی حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ مضمون روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں شائع ہوا تھا اور اب اسے ہمارے محترم دوست جناب عبد الرشید ارشد نے رائٹرز فورم جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد ضلع خوشاب کی طرف سے پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا ہے جو احباب میں تقسیم کے لیے ان سے منگوایا جا سکتا ہے۔